شہادت حضرت عباس

عباس نامدار ہوں لاکھوں تمہیں سلام — حیدر کے یادگار ہوں لاکھوں تمہیں سلام
ذی جاہ وذی وقار ہوں لاکھوں تمہیں سلام — سرور کے غمگسار ہوں لاکھوں تمہیں سلام
اے جاں نثار دلبر زہرا سلام لو
جرار باوفا میرے آقا سلام لو

(1)
اعلیٰ ہے دو جہان میں آقا تیرا وقار — ذبح عظیم جو ہے تو اسکا ہے جاں نثار
ملک وفا کا حشر تلک تو ہے تاجدار — تجھ پہ جہاں نثار ہو عباس نامدار
جو نصرت حسین وہ خلقت ہے آپکی
واللہ کیا جہان میں عظمت ہے آپکی

www.emarsiya.com

پیدا ہوئے حسینؑ کے غمخوار بن گئے بچپن سے دین حق کے مددگار بن گئے
آئی جوانی صاحب تلوار بن گئے فوج خدا کے قافلہ سالار بن گئے

خوشنودئی حسینؑ تھی ہردم نگاہ میں
اپنا لہو بہا دیا سرور کی چاہ میں

ہاتھوں میں تیرے حیدر کرار کا علم جرار تیرے ہاتھوں میں جرار کا علم
تو نے اٹھایا یوں شہ ابرار کا علم تا حشر اونچا ہوگا وفادار کا علم

یوں مقصد حسینؑ سرانجام ہوئے گا
تا حشر اسکے سایہ میں اسلام ہوئے گا

قائم صدا رہیگی نشانی فرات کی تا حشر زندہ ہوگی کہانی فرات کی
محروم تیرے لب سے روانی فرات کی محتاج تھی وہ تشنہ دہانی فرات کی

بھرتے تھے آپ مشک مسرت سے جھوم کے
روتی رہی فرات تیرے پاؤں چوم کے

"چلو میں پانی لے کے جو تو نے گرادیا قبضہ میرا فرات پہ ہے یہ بتادیا
اشکوں سے تو نے پیاس کا صدمہ بجھادیا دریا پہ اک چراغ وفا کا جلادیا"

ہر وقت دل فدا تھا شہ حق شناس پر
دریا تڑپ کے رہ گیا سقہ کی پیاس پر

پیاسہ لب فرات سے اہلِ وفا چلا مشکیزہ بھر کے دلبر شیرِ خدا چلا
سرور کی یاد میں بنِ خیر النساء چلا پیاسوں کی آس دلبر عقدہ کشا چلا

پیاسہ چلا فرات سے نظروں کو پھیر کے
اشرار سارے بڑھتے تھے ضیغم کو گھیر کے

نرغہ میں تھا علی کا وہ جایا ہزار حیف ہر سو سے وار جسم پہ کھایا ہزار حیف
ساحل پہ خوں جری کا بہایا ہزار حیف جرار تھا لہو میں نہایا ہزار حیف

تلوار و تیغ و تیر بدن پر جو چلتے تھے
دھارے لہو کے زخمِ بدن سے نکلتے تھے

اک شانہ پر جو وار لگا بازو کٹ گیا شانے سے ہائے خون بہا بازو کٹ گیا
اک وار ہائے اور چلا بازو کٹ گیا سقہ نے سخت درد سہا بازو کٹ گیا

بازو کٹے تھے شانوں سے سب خون بہتا تھا
مشکیزہ منہ میں تھامے ہوئے درد سہتا تھا

مشکیزہ چھد گیا تو وہ تھرا کے رہ گئے اک تیر کھایا سینہ پہ تیورا کے رہ گئے
پانی بہا جو مشک سے غم کھا کے رہ گئے سر پر لگا جو گرز تو غش کھا کے رہ گئے

بے دست جب زمیں پہ گرے وا مصیبتا
شانے کٹے تھے درد سہے وا مصیبتا

آواز دی غلام کا لوشاہ دیں سلام تھامے کمر کو رونے لگے شاہ نیکنام
آنسو بہاتے جاتے تھے سرور ہر ایک گام کہتے تھے زندگی ہوی شبیر کی تمام

دیکھے کٹے جو ہاتھ زمیں سے اٹھا لئے
خوں میں بھرے وہ ہاتھ گلے سے لگا لئے

ساحل پہ آئے دیکھا ہیں عباسؑ خوں میں تر بہتا ہے خون شانوں سے ہے ہے زمین پر
بے دست ہے تڑپتا وہ مٹی پہ شیر نر جرار سے لپٹ گئے سلطان بحر و بر

کھینچا جو تیر آنکھ سے بھی خون بہہ گیا
قدموں پہ شہ کے سر رکھا تھرا کے رہ گیا

بولے تڑپ کے حضرت عباس نامدار آقا نہ پانی لاسکا ہوں میں قصوروار
کر عفو مجھکو دین محمد کے تاجدار پیاسی سکینہ رہ گئی بے حد ہوں شرمسار

کیسے میری امیدوں کے نقشے الٹ گئے
مشک سکینہ چھد گئی اور بازو کٹ گئے

خادم کے غم میں اشک نہ برسایئے حضور لاشہ نہ میرا خیمہ میں لے جایئے حضور
احسان میری روح پہ فرمایئے حضور اپنی عبا کا سایہ بھی دلوایئے حضور

پاؤں کفن عبائے شہ مشرقین سے
خوشبوئے شاہ پاؤں تو سوؤں میں چین سے

شہ کی عبا کو چوم کے عباس نے کہا پُرخوں بدن پہ ڈال دی شبیر نے عبا

دنیا میں سر کھلے نہ ہو اولاد فاطمہ سرکار سے غلام کی اب ہے یہ التجا

قایم جہاں میں آل کا پردہ سدا رہے

زہرا کی بیٹیوں کے سروں پر ردا رہے

جبتک میں زندہ ہوں نہ چھنے گی کوئی ردا آنسو بہا کے سید ابرار نے کہا

آل عبا کے خیموں کو لوٹیں گے اشقیا کٹ جاے گا جو تیغ سے بھیا میرا گلا

سب بی بیوں کے چادریں جب چھینی جائینگی

آل رسول بالوں سے منہ کو چھپائینگی

تڑپے زمیں پہ حضرت عباس نامدار یہ حال سنکے غم سے کلیجہ ہوا فگار

زینب کی یاد میں ہوا دل اور بیقرار ہر زخم تن سے بہنے لگی پھر لہو کی دھار

رکتی تھی سانس درد سے بے تاب ہوتے تھے

غم سے تڑپ کے حضرت عباس روتے تھے

غم سے جری تڑپ رہا ہاے ہاے ہاے دلبر شدید صدمہ سہا ہاے ہاے ہاے

سینہ سے دم نکلنے لگا ہاے ہاے ہاے پیاسے نے بس زباں سے کہا ہاے ہاے ہاے

غازی کا دم نکل گیا بھای کے سامنے

بھای کا منکا ڈھل گیا بھای کے سامنے "